مسئلہ ختمِ نبوّت

اور

جماعت احمدیہ

نام کتاب : مسئلہ ختم نبوت اور جماعت احمدیہ

سن اشاعت : 2011

تعداد : 10000

مطبع : فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

ناشر : نظارت نشر واشاعت، قادیان، 143516

ضلع گورداسپور، پنجاب (بھارت)

مزید معلومات کے لئے رابطہ کریں

آفس نظارت دعوت الی اللہ

محلہ احمدیہ قادیان

ضلع گورداسپور، پنجاب، انڈ143516

فون نمبر :: 01872-220757

آفس نظارت اصلاح وارشاد

محلہ احمدیہ قادیان

ضلع گورداسپور، پنجاب، انڈیا 14351

فون نمبر :: 01872-222763

ٹول فری نمبر	::	1800-180-2131
وقت	::	صبح دس بجے سے رات دس بجے تک

مسئلہ ختمِ نبوت اور جماعت احمدیہ

ایک زمانہ وہ تھا جب غیر احمدی علماء جماعت احمدیہ سے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کے موضوع پر مباحثات ومناظرات کرتے تھے اور اسی پر احمدیت کی صداقت وعدمِ صداقت کا انحصار سمجھا جاتا تھا کہ قرآن مجید واحادیث سے وفات مسیح علیہ السلام کا مسئلہ ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔ مگر اب یہ مسئلہ اتنا صاف ہو چکا ہے کہ بڑے بڑے علماء نے بھی جماعت احمدیہ کے مسلک کی صحّت کو تسلیم کرلیا ہے اور وہ قرآن مجید کی روشنی میں وفاتِ مسیحؑ کے قائل ہو گئے ہیں۔ مثال کے طور پر علماءِ ازہر کی مجلسِ افتاء کے بہت بڑے رُکن علاّمہ محمود شلتوت کے فتویٰ کا ذکر کافی ہے جس میں انہوں نے صاف اور واضح الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ دلائل وفاتِ مسیح علیہ السلام کی حرف بحرف تائید کی ہے۔

ہندوستان کے علماء کا عام رویّہ بھی اب یہی ہے کہ وہ اِس موضوع پر جماعت احمدیہ سے گفتگو کرنے سے حتّی الوسع پہلو تہی کرتے ہیں۔ گو وہ اپنے وقار کی خاطر نیز اِس خیال سے کہ عوام کا رجحان جماعت احمدیہ کی طرف نہ ہو جائے کھُلے لفظوں میں وفاتِ مسیحؑ کے اقرار کی جُرأت نہ کریں مگر ان کا عام طور سے اس مسئلہ پر بحث کرنے سے یہ کہہ کر گریز کرنا کہ ''اِس کا مرزا صاحبؒ کی صداقت سے کوئی تعلق نہیں'' ظاہر کرتا ہے کہ اب ان میں اِس موضوع پر گفتگو کرنے کی

ہمّت نہیں رہی۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت سے اِس مسئلہ کا جس قدر تعلق ہے وہ تو پہلے بھی اتنا ہی تھا جتنا اب ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ پہلے تو اِس موضوع پر بڑے زور شور سے مباحثات ہوتے تھے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے علماء کے ابتدائی مباحثات جولدھیانہ اور دہلی میں علی الترتیب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی محمد بشیر صاحب بھوپالی کے ساتھ ہوئے اُن کا موضوع یہی مسئلہ وفاتِ مسیحؑ تھا جس سے جماعت احمدیہ کے ساتھ اِس مسئلہ کے تعلق کی اہمیت ظاہر ہے۔ مگر اب اس سے پیچھا چھڑانے کیلئے حیلوں بہانوں سے کام لیا جاتا ہے۔ پس حقیقت یہ ہے کہ علماء اِس مسئلہ میں جماعت احمدیہ کے دلائل کے سامنے عاجز آکر اپنے موقف کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اور یہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبردست فتح ہے۔

حضورؑ کا ایک الہام ہے ’’میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا‘‘۔ یہ الہام اور بھی کئی رنگ میں پُورا ہوکر اپنی صداقت ظاہر کر چکا ہے مگر مسئلہ وفاتِ مسیحؑ میں اس کا ظہور جس صاف اور کھُلے کھُلے طور پر ہوا ہے وہ ایک عام اور معمولی سمجھ بُوجھ کے انسان کے لئے بھی عبرت وبصیرت کا موجب ہے۔

وفات مسیحؑ کے محاذ سے پسپا ہوکر اب علماء نے جماعت احمدیہ کے خلاف اپنا سب سے مضبوط مورچہ مسئلہ ختمِ نبوّت کو قرار دے رکھا ہے۔ لیکن وہ دن دُور نہیں جب یہاں سے بھی ان کو بھاگنا پڑے گا۔ کیونکہ وہ اِس مسئلہ پر بحث کے دَوران میں اکثر ایسی غلط باتیں جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں جو

اس کے عقائد میں سے نہیں ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ کسی جماعت کی طرف غلط عقائد منسوب کر کے زیادہ دیر تک کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔

ذیل میں ہم مسئلہ ختم نبوّت کے بارے میں جماعت احمدیہ کے نقطۂ نگاہ کے متعلق چند اشارات درج کرتے ہیں۔ مقصود یہ دکھانا ہے کہ جماعت احمدیہ کا مسلک ہی وہ مسلک ہے جو معقول اور صحیح قرار پا سکتا ہے اور یہ کہ گزشتہ چودہ سَو برس میں اُمّتِ محمدیہ میں جو بڑے بڑے بزرگ گزرے ہیں وہ بھی اِسی مسلک کے قائل رہے ہیں۔

سب سے پہلے یہ جاننا چاہئے کہ اسلامی اصطلاح کی رُو سے نبی وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بکثرت شرفِ مکالمہ ومخاطبہ پانے والا ہو۔ اور قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوّت کی تین قسمیں ہیں۔ **اوّل تشریعی** یعنی جس کے ساتھ نئی شریعت اور نئے احکام ہوں۔ **دوم غیر تشریعی** یعنی جس کے ساتھ نئی شریعت اور نئے احکام نہ ہوں۔ غیر تشریعی نبی اُس شریعت کے تابع اور خادم ہوا کرتے تھے جو اُن سے پہلے کسی تشریعی نبی پر نازل شدہ ہوتی تھی۔ اور اُسی کے مطابق فیصلے کیا کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ **اِنَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرٰةَ فِيْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا** ۔ (المائدہ:۴۵) یعنی ہم نے (موسیٰ پر) توریت اُتاری اس میں ہدایت اور نُور تھا اُسی کے مطابق وہ نبی فیصلہ کرتے تھے جو فرمانبردار ہوئے ہیں۔ آیت سے ظاہر ہے کہ کئی نبی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوئے کوئی نئی

شریعت نہیں لائے تھے بلکہ موسوی شریعت یعنی توریت کے مطابق فیصلہ کرتے تھے۔

یہ دونوں قسم کی نبوّتیں (یعنی خواہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے خدا تعالیٰ کی طرف سے براہِ راست بغیر کسی گزشتہ نبی کے واسطہ اور طفیل کی شرط کے مِلا کرتی تھیں۔لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے اِن دونوں قسموں کی نبوّت کا دروازہ بند ہو گیا۔اور ایک تیسری قسم کی نبوّت کا دروازہ کھولا گیا۔ جو غیر تشریعی ظِلّی نبوّت ہے۔یعنی ایسی نبوّت جو نہ تو شریعت والی ہے اور نہ براہِ راست ملنے والی۔ بلکہ غیر تشریعی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ وطفیل اور فیضان سے ملنے والی نبوّت ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًاo (سورۃ نساء ع۹) یعنی جو اطاعت کریں گے اللہ اور اِس رسول (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی تو یہ لوگ ان میں سے ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی نبیوںؑ، صدیقوںؑ، شہیدوںؑ اور صالحینؑ میں سے اور اچھے ہیں یہ لوگ رفیق۔

اِس آیت کریمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف ایسی نبوّت کے جاری ہونے کا ذکر ہے جو حضورؐ کی پیروی واطاعت میں حضورؐ کے وسیلہ وطفیل سے ملنے والی ہے۔نئی شریعت والی نبوّت تو اس لئے بند ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

قرآن مجید کے ذریعہ شریعت مکمل فرمادی ہے۔ اور غیر تشریعی نبوّت جو براہ راست ملتی تھی اس لئے بند ہے کہ خاتم النبیینؐ کے بعد ایسا نبی کوئی نہیں آسکتا جو بغیر آپؐ کے وسیلہ وطفیل کے نبوّت پانے والا ہو۔ اور یہی ختمِ نبوت کا حقیقی مفہوم ہے جس سے تمام انبیاء ومرسلین علیہم السلام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رُتبہ عالی کی برتری وفضیلت کا اظہار ہوتا ہے۔

پہلی قسم کی نبوت یعنی نبوتِ تشریعی کے متعلق تو ہمارا اور ہمارے غیر احمدی بھائیوں کا اتفاق ہے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قطعی طور پر بند ہے۔ لیکن دوسری اور تیسری قسم کی نبوّت کے متعلق اختلاف ہے۔ اُن کے نزدیک دوسری قسم کی نبوّت جاری ہے۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ آئندہ کسی وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے والے ہیں جو غیر تشریعی نبی ہوں گے۔ لیکن ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ایسی غیر تشریعی نبوّت بھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ وطفیل سے نہ ملی ہو اُسی طرح بند ہے جیسی کہ تشریعی نبوّت۔ اور جیسا کہ حضورؐ کے بعد کوئی تشریعی نبی نہیں آسکتا اسی طرح ایسا غیر تشریعی نبی بھی نہیں آسکتا جس نے نبوّت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ وطفیل سے نہیں بلکہ براہِ راست پائی ہو۔ ہاں تیسری قسم کی نبوّت جس میں یہ دو۲ شرطیں ہیں کہ (۱) وہ بغیر شریعت کے ہو اور (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی واطاعت میں آپؐ کے وسیلہ وطفیل سے ملے، جاری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے قائل نہیں۔ کیونکہ اُن کو نبوّت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے بعد آپؐ کے

وسیلہ و طفیل سے نہیں ملی بلکہ آپؐ سے چھ سَو برس پہلے براہِ راست مل چکی تھی۔اور حدیثوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کے لئے جو ایک مسیح کے آنے کی خبر دی ہے اور جسے حضورؐ نے مُسلِم شریف کی روایت کے مطابق نبی اللہ قرار دیا ہے اس سے حضرت مسیح موسوی مراد نہیں بلکہ اِسی اُمّت کا ایک فرد کامل مراد ہے۔اور اس کی نبوّت یہی تیسری قسم کی نبوّت ہے۔

کیا یہ تعجب کا مقام نہیں کہ ایک طرف تو ہمارے غیر احمدی بھائی یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا اور دوسری طرف ایک مستقل نبی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی آمد کے قائل ہیں جن کی نبوّت حضورؐ کے وسیلہ سے نہیں بلکہ براہِ راست تھی۔اور باوجود اِس کے یہ خیال کرتے ہیں کہ اِس عقیدہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوّت میں کچھ فرق نہیں آتا۔لیکن اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوّت بند ہے سوائے اس کے جو حضورؐ کی کامل متابعت و اطاعت میں حضورؐ کے وسیلہ و طفیل سے ملے تو ہمارے متعلق یہ فتویٰ صادر کر دیتے ہیں کہ یہ لوگ نعوذ باللہ حضور علیہ السلام کی ختمِ نبوت کے منکر ہیں۔ کاش وہ خدا ترسی کے ساتھ غور کریں کہ فی الحقیقت ختمِ نبوّت کا انکار کس کے عقیدے سے لازم آتا ہے؟

افسوس ہے کہ مخالف حضرات کبھی تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف نبوّتِ غیر تشریعیہ مستقلہ کا دعویٰ منسوب کرتے ہیں اور کبھی نبوّتِ تشریعیہ حقیقیہ کا۔ بحالیکہ اِن دونوں قسموں میں سے کسی قِسم کی نبوّت کا بھی

آپؐ نے کبھی دعویٰ نہیں کیا بلکہ آپؑ کا عقیدہ ہے کہ نبوّت کی یہ دونوں قسمیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جاری تھیں حضورؐ کی تشریف آوری سے ختم ہوگئی ہیں اور جو اِن قسموں میں سے اَب کسی قِسم کی بھی نبوّت کا دعویٰ کرے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:۔

(۱) ''نبوت گو بغیر شریعت ہو اِس طرح پر تو منقطع ہے کہ کوئی شخص براہِ راست مقامِ نبوت حاصل کر سکے لیکن اس طرح پر ممتنع نہیں کہ وہ نبوّت چراغ نبوّت محمدؐیہ سے مکتسب و مستفاض ہو، یعنی ایسا صاحب کمال ایک جہت سے تو اُمتی ہو اور دوسری جہت سے بوجہ اکتسابِ انوارِ محمدیہؐ نبوّت کے کمالات بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔''

(۲) ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ اِن معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالاتِ نبوّت اُن پر ختم ہیں، اور دوسرے یہ کہ اُن کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا رسُول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو اُن کی اُمت سے باہر ہو۔''

(ضمیمہ چشمۂ معرفت صفحہ ۹)

(۳) ''یہ الزام جو مجھ پر لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوّت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق نہیں رہتا اور جس کے یہ معنے ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پَیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ

قبلہ بناتا ہوں اور شریعتِ اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں اور آنخضرت صلعم کی اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہوں یہ الزام صحیح نہیں ہے، بلکہ ایسا دعویٰ نبوت کا میرے نزدیک کُفر ہے۔"

(حضرت مرزا صاحبؑ کا مکتوب آخری مندرجہ اخبار عام لاہور مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

(۴) "میری مراد نبوّت سے یہ نہیں ہے کہ میں نعوذ باللہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوّت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مُراد میری نبوّت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتبّاع سے حاصل ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ٦٨)

حضرت اقدسؑ کے اِن ارشادات سے واضح ہے کہ (۱) آپؑ کا دعویٰ جیسا کہ مخالف آپؑ کی طرف منسوب کرتے ہیں نبوّتِ تشریعیہ یا نبوّتِ غیر تشریعیہ مستقلہ کا نہیں بلکہ نبوّتِ غیر تشریعیہ ظِلّیہ کا یا یوں کہنا چاہئے کہ اُمّتی نبی ہونے کا ہے۔ (۲) اور آپؑ کے نزدیک آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا یہ مطلب ہے کہ ایک تو تمام کمالاتِ نبوّت آپؐ پر ختم ہو گئے ہیں دوسرے آپؐ کے بعد ایسا نبی جو نئی شریعت لانے اور نیا کلمہ اور نیا قبلہ پیش کرنے یا براہِ راست نبوّت پانے کا دعویٰ کرنے والا ہو بے شک نہیں آ سکتا۔ لیکن ایسا نبی جو پہلے آپؐ کا اُمّتی ہو اور جس نے نبوّت آپؐ کے وسیلہ و فیضان سے پائی ہو آ سکتا ہے۔

قرآن مجید وحدیث کے علاوہ اکابر علماء اُمّت کے اقوال سے بھی حضرت اقدسؑ کے اِن ارشادات کی تائید وتصدیق ہوتی ہے۔منجملہ ان کے ہم چند اقوال ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

ا:۔حضرت مولانا عبدالحی صاحبؒ فرنگی محلّی لکھنوی تحریر فرماتے ہیں:۔

''علماء اہل سنّت بھی اِس امر کی تصریح کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عصر میں کوئی نبی صاحبِ شرع جدید نہیں ہوسکتا۔اور نبوّت آپؐ کی تمام مکلّفین کو شامل ہے۔اور جو نبی آپؐ کے ہم عصر ہوگا وہ متّبع شریعتِ محمدیہ ہوگا۔پس بہر تقدیر بعثتِ محمدیہ عام ہے۔''

(دافع الوسواس فی عصر ابن عباس صفحہ ۳)

اور اسی کتاب کے صفحہ ۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

''کیونکہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا زمانہ میں آنحضرت صلعم کے مجرّد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحبِ شرع جدید ہونا البتہّ ممتنع ہے۔''

۲:۔حضرت مولانا محمد قاسمؒ نانوتوی بانئ مدرسہ دیو بند تحریر فرماتے ہیں:۔

''سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپؐ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپؐ سب میں آخری نبی ہیں۔مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدّم وتاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔پھر مقامِ مدح میں وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ

وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ فرمانا کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔"

(تحذیر الناس صفحہ ۳)

اور اِسی کتاب کے صفحہ ۲۸ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبویؐ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیّتِ محمدیؐ میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

۳:۔حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ شہید دہلوی فرماتے ہیں:۔

"ہیچ کمال غیر از نبوّتِ بالاصالت ختم نگردیدہ در مبدأ فیاض بُخل و دریغ ممکن نیست۔" (مقاماتِ مظہری صفحہ ۸۸)

یعنی سوائے نبوّت بالاصالت کے کوئی کمال ختم نہیں ہوا اور مبدأ فیاض میں بُخل و دریغ جائز نہیں۔

۴۔حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں:۔

"وَخُتِمَ بِهِ النَّبِيُّوْنَ اَيْ لَايُوْجَدُ مَنْ يَّاْمُرُهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِالتَّشْرِيْعِ عَلَى النَّاسِ."

(تفہیمات الٰہیہ تفہیم نمبر ۵۴)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ کے بعد ایسا شخص نہیں ہوسکتا جسے خدا تعالیٰ شریعت دے کر لوگوں کیلئے مامور فرمائے۔

۵۔حضرت امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۴۲

میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"وَقَوْلُهٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَانَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا رَسُوْلَ اَلْمُرَادُبِہٖ لَامُشَرِّعَ بَعْدِيْ."

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں اس سے مُراد یہ ہے کہ حضورؐ کے بعد کوئی شریعت لانے والا نبی نہ ہوگا۔

۶۔عارف ربّانی سیّد عبدالکریم جیلانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں:۔

"فَانْقَطَعَ حُکْمُ نُبُوَّۃِ التَّشْرِیْعِ بَعْدَہٗ وَکَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (الانسان الکامل باب ۳۶)

یعنی نبوّتِ تشریعی کا حکم بند ہو چکا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔

۷۔شیخ محی الدین ابن عربی نے اپنی کتاب فتوحاتِ مکیہ میں مختلف مقامات پر اِس مسئلہ کی وضاحت فرمائی ہے۔ چنانچہ جلد ۲ صفحہ ۳ ۷ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اِنَّ النُّبُوَّۃَ الَّتِیْ انْقَطَعَتْ بِوُجُوْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ھِیَ نُبُوَّۃُ التَّشْرِیْعِ لَامَقَامُھَا فَلَاشَرْعٌ یَکُوْنُ نَاسِخًا لِشَرْعِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَایَزِیْدُفِیْ شَرْعِہٖ حُکْمًا وَھٰذَا مَعْنٰی قَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ قَدِانْقَطَعَتْ فَلَارَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَانَبِيَّ اَیْ لَا نَبِيَّ یَکُوْنُ عَلٰی شَرْعٍ یُّخَالِفُ شَرْعِیْ بَلْ اِذَا کَانَ یَکُوْنُ

تَـحْـتَ حُـكْمِ شَرِيْعَتِيْ وَلاَرَسُوْ لَ اَيْ لاَرَسُوْلَ بَعْدِيْ اِلٰى اَحَـدٍ مِّـنْ خَـلْـقِ الـلّٰـهِ بِشَرْعٍ يَدْعُوْ هُمْ اِلَيْهِ فَهٰذَا هُوَالَّذِيْ انْقَطَعَ وَسُدَّ بَابُهٗ لاَمَقَا مُ النُّبُوَّةِ۔''

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے جو نبوّت بند ہوئی ہے وہ تشریعی نبوّت ہے نہ کہ مقامِ نبوّت۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرنے والی یا اس میں کسی قسم کی ایزادی کرنے والی کوئی شریعت نہ ہوگی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس ارشاد کا بھی کہ میرے بعد نبوّت اور رسالت بند ہوگئی اور میرے بعد اب نبی اور رسول نہ ہوگا یہی مطلب ہے یعنی کوئی ایسا نبی نہ ہوگا جو میری شریعت کے مخالف ہو۔ بلکہ جب ہوگا میری شریعت کے ماتحت ہوگا۔ اسی طرح کوئی ایسا رسول نہ ہوگا جو نئی شریعت کی طرف لوگوں کو دعوت دے۔ پس نبوّت کے منقطع ہونے اور اس کے دروازے بند ہونے کے یہ معنے ہیں نہ یہ کہ مقام نبوّت اب کسی کو مِل نہیں سکتا۔

۸۔حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔

''قُوْلُوْا اِنَّهٗ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَلاَتَقُوْلُوْا لاَنَبِيَّ بَعْدَهٗ۔''

(دُرمنثور جلد۵ صفحہ ۲۰۴ و تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵)

یعنی آنحضرت صلعم کو خاتم الانبیاء تو بیشک کہو لیکن یہ نہ کہو کہ حضورؐ کے بعد نبی نہیں۔

۹۔امام محمد طاہر سندھیؒ اپنی کتاب تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵ میں حضرت عائشہؓ کے اِس

قول کو درج کر کے تحریر فرماتے ہیں۔

"ھٰذَا نَاظِرًا اِلیٰ نُزُوْلِ عِیْسٰی وَھٰذَا اَیْضًالَایُنَافِیْ حَدِیْث لَا نَبِيَّ بَعْدِیْ لِاَنَّہٗ اَرَادَ لَا نَبِيَّ یَنْسِخُ شَرْعَہٗ۔"

یعنی ام المومنین حضرت عائشہؓ کا یہ قول مسیح موعود نبی اللہ کی آمد کو مدّنظر رکھ کرفرمایا گیا ہے۔اورحدیث **لَانَبِيَّ بَعْدِیْ** کے مخالف نہیں۔کیونکہ اِس حدیث سے مراد یہ ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد ایسا نبی نہ ہوگا جو حضورؐ کی شریعت کو منسوخ کردے۔

۱۰۔ابن ماجہ کتاب الجنائز میں جو صحاح ستّہ میں حدیث کی بڑی معتبر کتاب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مندرجہ ذیل روایت آئی ہے۔حضورؐ نے اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات پرفرمایا۔ **لَوْ عَاشَ (اِبْرَاھِیْمُ)لَکَانَ نَبِیًّا** ۔یعنی اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو ضرور نبی ہوتا۔اِس حدیث کو صحیح ثابت کرنے کے بعد مشہور محدّث مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب موضوعاتِ کبیر صفحہ ۵۸ و صفحہ ۵۹ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"قُلْتُ مَعَ ھٰذَا لَوْعَاشَ اِبْرَاھِیْمُ وَصَارَ نَبِیًّا وَّ کَذَ الَوْ صَارَ عُمَرُ نَبِیًّا لَّکَانَ مِنْ اَتْبَاعِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ......فَلَا یُنَاقِضُ قَوْلَہٗ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اِذِالْمَعْنٰی اَنَّہٗ لَا یَاْتِیْ نَبِيٌّ یَنْسِخُ مِلَّتَہٗ وَلَمْ یَکُنْ مِنْ اُمَّتِہٖ۔"

یعنی مَیں کہتا ہوں اس کے ساتھ اگر ابراہیم زندہ رہتے اور نبی ہو جاتے نیز اگر

حضرت عمرؓ نبی ہو جاتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین میں سے ہوتے .....پس یہ آیت خاتم النبیین کے مخالف نہیں کیونکہ خاتم النبیین کے معنے یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا نبی نہیں آ سکتا جو آپؐ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپؐ کی اُمت سے نہ ہو۔

ہمارے مخالف علماء کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوّت کے خلاف عموماً آیت خاتم النبیین اور حدیث لَانَبِيَّ بَعْدِيْ پیش کی جاتی ہے۔ مگر مذکورہ بالا حوالہ جات سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ ان سے مراد فقط یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریعی نبوّت بند ہے اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مذہب ہے۔ درحقیقت بزرگانِ سلف میں سے کسی ایک مسلّم بزرگ کا بھی کوئی ایسا قول پیش نہیں کیا جا سکتا جس میں آنحضرتؐ کے بعد نبوّت غیر تشریعی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ملے بند قرار دی گئی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف تو یہ فرمایا ہے کہ میرے بعد نبی نہ ہوگا اور دوسری طرف مسیح موعود کی آمد کی بشارت دیتے ہوئے اُسے چار دفعہ نبی اللہ کہہ کر پُکارا (دیکھو مُسلم شریف باب نزول عیسیٰ) اِن دونوں قِسم کی احادیث کی تطبیق کرتے ہوئے علماء سلف اِسی نتیجہ پر پہنچے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے بند ہونے سے مُراد یہ ہے کہ حضورؐ کے بعد تشریعی نبوّت بند ہے۔ اور مسیح موعودؑ چونکہ آپؐ کی شریعت کا خادم ہوگا اس لئے اس کی نبوّت نہ آیت خاتم النبیین کے منافی ہے اور نہ حدیث لَانَبِيَّ بَعْدِيْ کے مخالف۔ پس اگر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اس عقیدہ کی وجہ سے کُفر کا فتویٰ لگانا درست ہے تو اس کی زد سے بزرگانِ سلف بھی بچ نہیں سکتے۔

لیکن بد قسمتی سے آج کل عوام میں یہ غلط فہمی پھیلائی جارہی ہے کہ جماعت احمدیہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتی

ذیل میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند تحریرات نمونۃً درج کی جارہی ہیں جن سے اس ناپاک پراپیگنڈے کی حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے۔ طالبان حق غور فرمائیں کہ ختم نبوت کے جو معنی غیر احمدی علماء کرتے ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شایان شان ہیں یا جو معنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کرتی ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگ شان کے لائق ہیں۔

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:۔

(ا) ''ہمیں اللہ تعالیٰ نے وہ نبی دیا جو خاتم المؤمنین خاتم العارفین اور خاتم النبیینؐ ہے۔ اور اسی طرح وہ کتاب اس پر نازل کی جو جامع الکتب اور خاتم الکتب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم النبیین ہیں۔ اور آپؐ پر نبوّت ختم ہوگئی تو یہ نبوّت اس طرح پر ختم نہیں ہوئی جیسے کوئی گلا گھونٹ کر ختم کر دے۔ ایسا ختم قابل فخر نہیں ہوتا۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوّت ختم ہونے سے یہ مراد ہے کہ طبعی طور پر آپؐ پر کمالات نبوّت ختم ہوگئے۔ یعنی وہ تمام کمالات متفرقہ جو آدمؑ سے لیکر مسیح ابن مریمؑ تک نبیوں کو دیئے گئے تھے۔ کسی کو کوئی اور کسی کو کوئی۔ وہ

سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع کر دیئے گئے۔اوراس طرح پر آپؐ طبعاً خاتم النبیین ٹھہرے۔اورایسا ہی وہ جمیع تعلیماتؔ۔ وصایاؔ اور معارفؔ جو مختلف کتابوں میں چلے آتے ہیں وہ قرآن شریف پرآکرختم ہو گئے۔اور قرآن شریف خاتم الکتب ٹھہرا۔

اس جگہ یہ بھی یادرکھنا چاہئے کہ مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افتراءِ عظیم ہے۔ہم جس قوتؔ یقینؔ معرفتؔ اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ نہیں مانتے ان کا ایسا ظرف ہی نہیں ہے۔وہ اس حقیقتؔ اور رازؔ کو جو خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت میں ہے سمجھتے ہی نہیں ہیں۔انہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سُنا ہوا ہے۔اوراس کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔وہ نہیں جانتے کہ ختم نبوت کیا ہوتا ہے۔اوراس پر ایمان لانے کا مفہوم کیا؟ مگر ہم بصیرتؔ تام سے (جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں۔اور خدا تعالیٰ نے ہم پر ختم نبوّت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے ایک خاص لذت پاتے ہیں۔جس کا اندازہ کوئی نہیں کرسکتا بجُز ان لوگوں کے جو اس چشمہ سے سیراب ہوں۔دُنیا کی مثالوں میں سے ہم ختم نبوت کی مثال اس طرح پر دے سکتے ہیں کہ جیسے چاند ہلال سے شروع ہوتا ہے۔اور چودھویں تاریخ پرآکراس کا کمال ہو جاتا ہے جبکہ

اسے بدر کہا جاتا ہے اسی طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر کمالات نبوّت ختم ہو گئے۔ جو یہ مذہب رکھتے ہیں کہ نبوّت زبردستی ختم ہو گئی.....انہوں نے اس حقیقت کو سمجھا ہی نہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور کمالات کا کوئی علم ہی ان کو نہیں ہے۔ باوجود اس کمزوری فہم اور کمیٔ علم کے ہم کو کہتے ہیں کہ ہم ختم نبوت کے منکر ہیں۔ میں ایسے مریضوں کو کیا کہوں اور ان پر کیا افسوس کروں ۔اگر ان کی یہ حالت نہ ہو گئی ہوتی اور حقیقت اسلام سے بکلّی دور نہ جا پڑے ہوتے تو پھر میرے آنے کی ضرورت کیا تھی۔‘‘

(تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ اخبار الحکم مورخہ ۱۷؍ مارچ ۱۹۰۵ء)

(۲) ’’جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا .....وہ خاتم الانبیاء بنے۔ مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اُس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا۔ بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے۔ بجز اُس کی مُہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس کی اُمت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہو گا۔ اور بجز اُس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی مُہر سے ایسی نبوّت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے اُمّتی ہونا لازمی ہے۔ اور اُس کی ہمّت اور ہمدردی نے اُمت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا۔ اور اُن پر وحی کا دروازہ جو حصول معرفت کی اصل جڑھ ہے بند رہنا گوارا نہیں کیا۔ ہاں اپنی ختم رسالت کا نشان قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا کہ فیض وحی آپ کی پیروی کے وسیلہ سے ملے۔ اور جو شخص اُمّتی نہ ہو اُس پر وحی الٰہی کا دروازہ بند ہو۔ سو خدا نے اِن معنوں سے

آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا۔ لہٰذا قیامت تک یہ بات قائم ہوئی کہ جو شخص سچی پیروی سے اپنا اُمّتی ہونا ثابت نہ کرے۔ اور آپ کی متابعت میں اپنا تمام وجود محو نہ کرے ایسا انسان قیامت تک نہ کوئی کامل وحی پا سکتا ہے اور نہ کامل مُلہم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مُستقل نبوّت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی مگر ظلی نبوت جس کے معنے ہیں۔ محض فیضِ محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہے گی۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷، ۲۸)

(۳) ''افسوس کہ حال کے نادان مسلمانوں نے اپنے اس نبی مکرّم کا کچھ قدر نہیں کیا اور ہر ایک بات میں ٹھوکر کھائی۔ وہ ختم نبوّت کے ایسے معنی کرتے ہیں جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو نکلتی ہے نہ تعریف۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نفس پاک میں افاضہ اور تکمیل نفوس کے لئے کوئی قوّت نہ تھی اور وہ صرف خشک شریعت کو سکھلانے آئے تھے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اِس اُمت کو یہ دعا سکھلاتا ہے اهدِنَا الصِّرَاطَ الْمُستَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنعَمتَ عَلَيْهِمْ پس اگر یہ اُمت پہلے نبیوں کی وارث نہیں اور اس انعام میں سے ان کو کچھ حصہ نہیں تو یہ دعا کیوں سکھلائی گئی۔''

(حاشیہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۱-۱۰۰)

(۴) ''اللہ جلّ شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مُہر دی جو کسی اور نبی کو ہر گز نہیں دی گئی اِسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپؐ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپؐ کی توجہ

روحانی نبی تراش ہے۔اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کونہیں ملی۔"

(حاشیہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷)

(۵)''افسوس اُن لوگوں پر جو اس اُمّت کو ایک مُردہ اُمّت خیال کرتے ہیں.......ان کے نزدیک یہ بڑے گناہ کی بات ہے کہ مثلاً کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میرے پر مسیحؑ ابن مریم کی طرح وحی نازل ہوتی ہے۔ان کے نزدیک ایسا شخص کافر ہے۔کیونکہ قیامت تک خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ کا دروازہ بند ہے تعجب کہ یہ لوگ اسقدر تو مانتے ہیں کہ اب بھی خدا تعالیٰ سُنتا ہے جیسا کہ پہلے سُنتا تھا مگر یہ نہیں مانتے کہ اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا تھا حالانکہ اگر وہ اس زمانہ میں بولتا نہیں تو پھر سُننے پر بھی کوئی دلیل نہیں۔خدا تعالیٰ کی صفات کو معطّل کرنے والے سخت بدقسمت لوگ ہیں۔اور درحقیقت یہ لوگ اسلام کے دشمن ہیں ختم نبوّت کے ایسے معنے کرتے ہیں جس سے نبوّت ہی باطل ہوتی ہے کیا ہم ختم نبوّت کے یہ معنے کر سکتے ہیں کہ وہ تمام برکات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ملنی چاہئیں تھے وہ سب بند ہو گئے اور اب خدا تعالیٰ کے مکالمہ مخاطبہ کی خواہش کرنا لاحاصل ہے لعنت اللہ علی الکاذبین۔کیا یہ لوگ بتلا سکتے ہیں کہ اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا فائدہ کیا ہوا۔جن لوگوں کے ہاتھ میں بجز گزشتہ قصوں کے اور کچھ نہیں۔ان کا مذہب مردہ ہے اور معرفت الٰہی کا ان پر دروازہ بند ہے۔مگر اسلام مذہب زندہ ہے۔اور خدا تعالیٰ قرآن شریف

میں مسلمانوں کوسورہ فاتحہ میں گزشتہ نبیوں کا وارث ٹھہراتا ہے۔ اور دُعا سکھلاتا ہے کہ جو پہلے نبیوں کو نعمتیں دی گئی تھیں وہ طلب کریں۔ مگر جس کے ہاتھ میں صرف قصے ہیں وہ کیونکر وارث کہلا سکتا ہے۔ افسوس اِن لوگوں پر کہ ان لوگوں کے آگے تمام برکات کا چشمہ کھولا گیا۔ مگر یہ نہیں چاہتے کہ ایک گھونٹ بھی اس میں سے پیئیں۔''

(چشمۂ مسیحی صفحہ ۶۷ و ۶۸)

(۶) ''بالآخر پھر مَیں عامہ ناس پر ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اللہ جلّ شانہ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں۔ **لَآاِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه** میرا عقیدہ ہے۔ اور **لٰكِنْ رَّسُـوْ لَ اللّٰهِ وَخَا تَمَ النَّبِيّٖنَ** پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قَسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حرف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسولؐ کے فرمودہ کے برخلاف نہیں۔ اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اُس کی غلط فہمی ہے اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اُس کو پوچھا جائے گا میں اللہ جلّ شانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسولؐ پر وہ یقین ہے کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلّہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلّہ میں تو بفضلہٖ تعالیٰ یہی پلّہ

بھاری ہوگا۔"   (کرامات الصّادقین صفحہ ۲۵)

(۷)"میں اُس کے رسولؐ پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں۔ اوراس کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔ مگرایک قسم کی نبوت ختم نہیں۔ یعنی وہ نبوت جو اُس کی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اُس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے یعنی اس کا ظل ہے اوراسی کے ذریعہ سے ہے۔ اوراسی کا مظہر ہے اوراسی سے فیضیاب ہے۔

خدا اُس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے اوراپنی شریعت چلانا چاہتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہیں کرتا بلکہ آپ کچھ بننا چاہتا ہے مگر خدا اُس شخص سے پیار کرتا ہے جو اِس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستورالعمل قرار دیتا ہے اور اُس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو درحقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور اُس کے فیض کا اپنے تئیں محتاج جانتا ہے۔ پس ایسا شخص خدا تعالیٰ کی جناب میں پیارا ہو جاتا ہے۔ اور خدا کا پیار یہ ہے کہ اُس کو اپنی طرف کھینچتا ہے اوراس کو اپنے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کرتا ہے اوراس کی حمایت میں اپنے نشان ظاہر کرتا ہے اور جب اُس کی پَیروی کمال کو پہنچتی ہے تو ایک ظلّی نبوت اُس کو عطا کرتا ہے جو نبوت محمدیہ کا ظلّ ہے یہ اس لئے کہ تا اسلام ایسے لوگوں کے وجود سے تازہ رہے اور تا اسلام ہمیشہ مخالفوں پر غالب رہے۔ نادان آدمی جو دراصل دشمن دین

ہے اس بات کونہیں چاہتا کہ اسلام میں سلسلہ مکالمات مخاطبات الٰہیہ کا جاری رہے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ اسلام بھی اور مُردہ مذہبوں کی طرح ایک مُردہ مذہب ہو جائے۔مگر خدا نہیں چاہتا۔‘‘ (چشمۂ معرفت صفحہ ۳۲۵)

پس یہ نہایت اہم اور بنیادی مسئلہ ہے جس کی حقیقت کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔اللہ تعالیٰ ہمارے مسلمان بھائیوں کو عقل اور سمجھ عطا فرمائے اور نُورِ بصیرت کے ساتھ سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ وارفع و افضل مقام ختمِ نبوت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن

❋❋❋❋❋